مطبوعات

A GIDE TO THE DIVINE TRUTHS OF ISLAM.

مؤلفہ: محمد عبداللہ راجپوت، ایم ۔ اے۔
ملنے کا پتہ: ۹ چینی روڈ، پشاور چھاؤنی۔
قیمت: مجلد تین روپے آٹھ آنے۔

ایک سو بیالیس صفحے کی اس انگریزی کتاب میں مؤلف نے اجمالاً اسلام کے ایمانیات، عبادات اور اخلاقی و معاشرتی اصولوں کو سادہ عقلی استدلال کے ساتھ پیش کیا ہے۔ مؤلف کے پیش نظر مقصد یہ ہے کہ تعلیم یافتہ طبقے کو اپنے دین سے جو ذہنی بُعد پیدا ہو گیا ہے اسے کم کیا جائے اور قوم کے نوجوانوں کو اس دین کے متعلق جس سے وہ اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں کم از کم بنیادی معلومات بہم پہنچا دی جائیں۔

مؤلف نے اس کتاب میں اسلام کے اصولوں کی تشریح و تعبیر جس طرزِ فکر کے تحت کی ہے وہ حسبِ ذیل معتبر کتابوں پر مبنی ہے:-

(۱) غنیۃ الطالبین (سید عبدالقادر جیلانیؒ) (۲) احیاء العلوم الدین (امام غزالی) (۳) مشکوٰۃ المصابیح (شیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ تبریزی)

زبان آسان اور خصوصاً طلبار کے معیار کی ہے۔

طب قدیم اور طب جدید

مؤلفہ: ڈاکٹر سید ممتاز حسین صاحب ایم، بی، بی، ایس، گراسی شاہو۔ میو روڈ۔ لاہور۔
قیمت درج نہیں ہے۔

جس طرح مذہبیات میں دیوبندی اور بریلوی وغیرہ مدارسِ فکر کے درمیان مدت سے مناظرانہ بحثیں جاری ہیں، اسی طرح ہمارے ہاں طب قدیم اور طبِ جدید کے درمیان برابر دماغی تصادم ہوتا رہتا ہے۔ مشکل یہ ہے کہ اس علمی و فنی اختلافِ فکر میں کاروباری رقابت کا خمیر بھی آملا ہے جس نے فضا بہت خراب کر دی ہے۔

پیشِ نظر پمفلٹ میں ممتاز حسین صاحب نے طب جدید کی حمایت کرتے ہوئے طب قدیم کے علمبرداروں کے

اعتراضات کا بڑے سنجیدہ طریق سے جواب دیا ہے۔ آپ کے دلائل معقول اور انداز بیان بہت سنجیدہ ہے اور بہت سے پہلوؤں میں راقم الحروف کو ان سے اتفاق بھی ہے۔ اس امر سے انکار کرنا ممکن نہیں ہے کہ طب قدیم اور طب جدید دونوں کا سرچشمہ یونانی علم الاعضا اور علم الادویہ ہی ہے، لیکن یونانی علم طبابت کا ارتقا مسلمانوں کے ہاں ایک خاص مدت تک جاری رہنے کے بعد ان کے سیاسی زوال کے ساتھ رک گیا، اور قرونِ مابعد میں اس علم کی پرورش مغرب کی فضاؤں میں ہوئی۔ اب یہ ظاہر ہے کہ دنیا کی مقتدر اقوام کی حکومتوں کی سرپرستی میں جو علم و فن مسلسل ترقی کر کے عروج پر پہنچ چکا ہے، اس سے اسی علم و فن کی وہ شاخ کیسے آنکھوں سے آنکھیں ملا سکتی ہے جو پس ماندہ مشرقی اقوام کے ہاں حکومتوں کی سرپرستی سے محروم پڑی سسک رہی ہے۔

ڈاکٹر ممتاز صاحب نے پمفلٹ کی تمہید میں ایک دلچسپ سوال چھیڑا ہے کہ اسلامی نظام حکومت، اسلامی شرع اور اسلامی فقہ کی ترکیبیں تو با معنیٰ ہیں لیکن "اسلامی طب" کی اصطلاح بے معنیٰ ہے، کیونکہ علوم و فنون کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ ایک حد تک یہ بات صحیح ہے، لیکن یونانی طب کو جس معنیٰ میں اسلامی طب کہا جاتا ہے وہ اگر پیشِ نظر رہیں تو آپ کو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ اس اصطلاح کے اندر بھی کچھ معنویت موجود ہے۔ آپ غور کریں تو معلوم ہوگا کہ طب کے دو شعبے "علم" اور "فن" اسلامی اور غیر اسلامی ہو سکتے ہیں۔ جہاں تک علم کا تعلق ہے انسان کے بدن اور اعضا اور ادویات کے مطالعے میں ایک نقطۂ نظر یہ ہو سکتا ہے کہ موجودات محض مادہ کی ایک صورت گری ہیں، کسی باارادہ خالق کا کرشمۂ قدرت نہیں ہیں اور ان میں خواص اور حرکات اور تغیر و تبدل اور اثر و تاثر کے جو قوانین برسرِ عمل ہیں وہ بھی محض اندھی فطرت کی طرف سے مسلط کردہ ہیں، کسی "ارادہ" کی حکومت کا مظاہرہ نہیں ہیں۔ دوسرا نقطۂ نظر یہ ہو سکتا ہے کہ موجودات ایک خالق کی اسکیم کے تحت وجود میں آتے ہیں اور ایک "اللہ" کی حکمت ہے جو ان کے لئے قوانین بنانے والی ہے۔ اگر آپ بالکل ایک ہی علم حقائق کا ان دو مختلف نقطہ ہائے نظر سے مطالعہ کریں۔ - - - - - - - - - اور ان کو دونوں مختلف نقطہ ہائے نظر سے قلمبند کریں تو ایک ہی علم پہلے نقطۂ نظر کے زیرِ اثر غیر اسلامی ہو جائے گا اور وہی علم دوسرے نقطۂ نظر کی وجہ سے اسلامی شمار ہوگا۔ یہ نہ خیال کیجیے کہ یہ محض نظری فرق ہوگا، جی نہیں! نقطۂ نظر کا یہی اختلاف انسان کے بارے میں آپ کے پورے طرزِ عمل کو بدل کے رکھ دے گا۔ پہلی قسم کا علم آدمی کو آپ کے سامنے ایک "ترقی

یافتہ حیوان" کی حیثیت سے لائے گا، اور دوسری قسم کا علم اسے آپ کے سامنے خدا کے ایک بندے اور اپنے ایک بھائی کی حیثیت سے پیش کرے۔ آج لوگ اسلامی علمِ طب کے نام سے جس علم کو موسوم کرتے ہیں اس کی تدوین میں جو مخصوص نقطۂ نظر اختیار کیا گیا تھا اس کی وجہ سے ہی اسے اسلامی علمِ طب کہا جاتا ہے! اسی طرح جہاں تک فن کا معاملہ ہے، دواسازی میں حرام و حلال کی حدود کا خاص لحاظ، معائنہ و تشخیص کے مراحل سے گزرتے ہوئے حیاداری کا اہتمام مریضوں اور ان کے تیمارداروں کے جذبات و احساسات کا احترام، معاوضۂ خدمات کی وصولی میں موکلوں کی مالی حالت کا پاس اور بعجز و اول تا آخر کاروباریت کے بجائے خدمت کی روح کا برسرِ عمل رکھنا نیز خدا کے سامنے جواب دہی کا احساس بیدار رکھنا، یہ وہ خاص روایات تھیں جن کو مسلم اطباء نے اپنے ہاں فروغ دیا اور انھی روایات کی وجہ سے ان کا فن اسلامی فن کہلایا۔ چنانچہ اساتذہ اپنے شاگردوں کو فنِ طب کی تعلیم دیتے ہوئے متعلقہ اسلامی حدود اور آداب و اخلاق کا خمیر اس میں ملا دیتے تھے۔ پس ہماری رائے میں "اسلامی طب" بالکل بے معنیٰ اصطلاح نہیں ہے۔

طبِ قدیم جسے "اسلامی طب" کہا جاتا ہے، وہ مغرب کی جدید طب کے مقابلے میں ایک جداگانہ مکتبِ فکر کی حیثیت رکھتی ہے۔ اپنے اس مکتبِ فکر کی خصوصیات کو برقرار رکھتے ہوئے اگر اس طب کے حامی جدید طب سے بغیر کسی تعصب کے استفادہ کریں اور اپنی طب کو UP-TO-DATE بنانے کی کوشش کریں، یا دوسرے لفظوں میں جدید طب کو اپنے مکتبِ فکر کے مخصوص سانچے میں ڈھال لیں تو یہ ایک قابلِ یادگار کارنامہ ہوگا۔ لیکن یہ کام اسی صورت میں ممکن ہے کہ جدید طب اور قدیم طب کے علمبرداروں کے درمیان حریفانہ مناظروں کے بجائے تعاون کی اسپرٹ کام کرنے لگے اور خاص طور پر حکومت اس معاملے میں براہِ راست دلچسپی لے۔

بہر حال جو پمفلٹ ہمارے سامنے ہے یہ دلچسپ اور معلومات افزا ہے۔